روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
سوموار 3 فروری 2014ء 2 ربیع الثانی 1435 ہجری 3 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 28

اداسی کی وجہ

حضرت طلحہ کی بیوی سعدی فرمایا کرتی تھیں کہ ایک دفعہ حضرت طلحہؓ کو اداس دیکھ کر میں نے ان سے وجہ پوچھی کہ کہیں مجھ سے تو کوئی خطا سرزد نہیں ہوگئی تو فرمانے لگے نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں دراصل میرے پاس ایک بہت بڑی رقم جمع ہوگئی ہے اور میں اس فکر میں ہوں کہ اُسے کیا کروں۔ میں نے کہا اسے تقسیم کروا دیجئے۔ آپ نے اسی وقت اپنی لونڈی کو بلایا اور چار لاکھ کی رقم اپنی قوم کے مستحقین میں تقسیم کرادی۔

(ابن سعد جلد 3 ص 220)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء ان فقراء المھاجرین یدخلون الجنة (الخ)

یعنی اے اللہ! مجھے مسکین ہونے کی حالت میں زندہ رکھ، مسکین ہونے کی حالت میں وفات دے اور مساکین کے زُمرہ میں ہی قیامت کے دن مجھے اُٹھا۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کے ایک غریب صحابی جو اتفاقی طور پر نہایت بدصورت بھی تھے گرمی کے موسم میں بوجھ اُٹھا اُٹھا کر ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کر رہے تھے۔ ایک طرف اُن کا چہرہ بدصورت تھا تو دوسری طرف گرد وغبار اور پسینہ کی وجہ سے وہ اور بھی بدنما نظر آ رہا تھا۔ عین اُس وقت رسول کریم ﷺ بازار میں سے گزرے اور آپ نے اُن کے چہرہ پر افسردگی کی علامتیں دیکھیں۔ آپ خاموشی سے اُن کے پیچھے چلے گئے اور جیسے بچے آپس میں کھیلتے وقت چوری چھپے پیچھے سے جا کر کسی دوست کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتے اور پھر یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اندازہ لگا کر بتائے کہ کس شخص نے اُس کی آنکھیں بند کی ہیں اِسی طرح آپ نے اُن کی آنکھوں پر جا کر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے آپ کے بازو اور جسم کو ٹٹولنا شروع کیا اور سمجھ لیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یوں بھی وہ سمجھتا تھا کہ اتنے غریب، اتنے بدصورت اور اتنے بدحال آدمی کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سِوا اپنی محبت کا اظہار اور کون کر سکتا ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کے ساتھ اظہارِ محبت کر رہے ہیں اس نے اپنا مٹی آلود اور پسینہ سے بھرا ہوا جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے ساتھ ملنا شروع کیا۔ شاید وہ یہ دیکھتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کا حوصلہ کتنا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے اور اُس کو اِس حرکت سے منع نہ کیا جب وہ پیٹ بھر کر آپ کے کپڑوں کو خراب کر چکا تو آپ نے مذاقاً فرمایا میرے پاس ایک غلام ہے کوئی اس کا خریدار ہے؟ آپ کے اِس فقرہ نے اُس کو عرش سے فرش پر لا کر پھینک دیا اور اِس بات کی طرف اس کی توجہ پھرا دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون مجھ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے اور میں کس قابل ہوں کہ غلام کر کے ہی کوئی مجھے خریدے۔ اس نے افسردگی سے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میرا خریدار دنیا میں کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں! نہیں! ایسا مت کہو تمہاری قیمت خدا کی نظر میں بہت زیادہ ہے۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی صفة مزاح رسول اللہ ﷺ)

آپ نہ صرف غرباء کا خیال رکھتے تھے بلکہ اپنی جماعت کو بھی غرباء کا خیال رکھنے کی ہمیشہ نصیحت فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے فرماتے کہ آپ بھی اس کی سفارش کریں تاکہ نیک کام کی سفارش کے ثواب میں شامل ہو جائیں۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقة (الخ)

اس طرح آپ ایک طرف تو اپنی جماعت کے لوگوں کے دلوں میں غرباء کی امداد کا احساس پیدا کرتے تھے اور دوسری طرف خود سوالی کے دل میں دوسرے مسلمانوں کی نسبت محبت کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 252)

تحریک وقف زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں...... کام کی وسعت کا تقاضا ہے کہ ہر سال ایک سو نہیں بلکہ 200 (مربی) رکھے جائیں۔ پس ایک تحریک تو میں یہ کرتا ہوں کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جاسکے۔‘‘

(الفضل 31 مارچ 1944ء)

حضرت مصلح موعود واقفین زندگی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو۔ وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔‘‘

(الفضل 22 اکتوبر 1955ء)

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید)

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے 15

اردو ضرب الامثال (کہاوتیں اور کہانیاں)

جب کوئی واقعہ تجربات اور مشاہدات کے نتیجہ میں صداقت عامہ بن جائے تو ضرب المثل یا کہاوت بن جاتی ہے۔ کہاوتیں اور ضرب الامثال دنیا کی ہر زبان میں ہوتی ہیں۔ ان میں کوئی حکمت و دانائی کی بات تجربے اور مشاہدے کا نچوڑ یا طنز کا کوئی نشتر چھپا ہوتا ہے۔ انہیں ملتے جلتے حالات اور مواقع پر جوں کا توں بولا جاتا ہے۔ مثلاً جب ایک چیز ہو اور اس کے طلبگار بہت ہوں تو ہم ''ایک انار سو بیمار'' کی کہاوت استعمال کریں گے یا کسی شخص یا ادارے کی شہرت بہت ہو لیکن حقیقت میں وہ ہمیں اس شہرت کا حقدار نہ لگے تو ہم کہتے ہیں اونچی دکان پھیکا پکوان مختصر الفاظ میں ہم ضرب المثل یا کہاوت کی تعریف یوں کر سکتے ہیں۔

''ضرب المثل یا کہاوت الفاظ کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس کے لفظی معنی خواہ کچھ ہوں۔ لیکن اسے کسی مناسب اور موزوں موقع پر جوں کا توں استعمال کیا جائے''۔

عام طور پر کہا جاتا ہے۔ ہر ضرب المثل یا کہاوت کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی کہانی ہوتی ہے۔ ذیل میں نمونے کے طور پر کچھ کہاوتیں اور کہانیاں پیش کی جاتی ہیں۔

اونٹ کے گلے میں بلی باندھنا

(غلط حجت، بے جا دلیل مفت کا حیلہ)

روایت ہے کہ ایک شخص کا اونٹ گم ہوگیا۔ اس نے منت مانی کہ اگر مل جائے تو ٹکے کو فروخت کردوں گا۔ اتفاقاً وہ مل گیا اب مالک نے سوچا ڈیڑھ سو روپے کا اونٹ مفت جاتا ہے۔ آخر تجویز کی کہ اونٹ کے گلے میں بلی باندھ کر منادی کردی کہ ٹکے کا تو اونٹ اور ڈیڑھ سو کی بلی بکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ دونوں اکٹھے بکیں گے۔ الگ الگ نہیں اس سے یہ مثل بن گئی۔

گربہ کشتن روز اول

(پہلے ہی دن رعب ڈال دیا تو ٹھیک پھر موقع نہیں ملتا)

کہتے ہیں پانچ دوستوں کی ایک ساتھ شادیاں ہوئیں کچھ عرصہ میں چار کی بیویاں شوہروں پر غالب آگئیں۔ جبکہ ایک نے بیوی پر خوب رعب جمالیا۔ چاروں کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میرے رعب کی وجہ یہ ہے کہ شادی کے دن کھانا کھاتے ہوئے ایک بلی وہاں آگئی اور ہش ہش کرنے کے باوجود وہاں سے نہ گئی تو میں نے اسے مار ڈالا۔ اس پر میری بیوی مرعوب ہوگئی کہ جو شخص اتنی سی بات پر بلی کو مار سکتا ہے۔ وہ میری غلطی بھی معاف نہیں کرے گا۔ یہ سن کر چاروں دوستوں نے گھر جا کر بلیاں منگوائیں اور بیویوں کے سامنے انہیں ماردیا۔ لیکن اب بیویاں مرعوب نہ ہوئیں۔ تو انہوں نے آکر پھر اس دوست کو بتایا تو اس نے جواب دیا گربہ کشتن روز اول۔ بلی پہلے دن ماری جائے تو بہتر ہے۔ (گربہ بلی) (کشتن۔ قتل کرنا مارنا)

مرغ کی ایک ٹانگ

(اپنی غلط بات پر اڑے رہنا) کہتے ہیں کسی شخص کا باورچی بدنیت تھا ایک روز آقا نے مرغ منگوایا تو باورچی پکا کر مرغ کی ایک ٹانگ خود کھا گیا اور آقا کے سامنے ایک ٹانگ لاکر رکھ دی۔ آقا نے دوسری ٹانگ کا پوچھا تو باورچی بولا کہ یہ ایک ہی ٹانگ والی نسل کا مرغ تھا۔ آقا نے بہتیرا سمجھایا لیکن اس نے پیچ نہ گلا۔

اتفاقاً اگلے روز آقا اور باورچی کہیں گئے۔ تو راستے میں ایک مرغ ایک ٹانگ پر کھڑا تھا۔ چالاک باورچی نے کہا آقا دیکھئے ایک ٹانگ والا مرغ۔ آقا نے رومال ہلا کر ہش ہش کی آواز نکالی۔ تو مرغا دونوں ٹانگوں پر بھاگ کھڑا ہوا۔ آقا نے پوچھا اگر اس کی ایک ٹانگ تھی تو اب دو کیسے ہوگئیں۔ باورچی نے جواب دیا اگر آپ پکے ہوئے مرغ کو اس وقت ہش ہش کرتے تو یقیناً اس کی بھی دوسری ٹانگ سامنے آجاتی۔ غرض وہ جھوٹ سے نہ ہٹا اور مُصر رہا کہ مرغ کی ایک ٹانگ تھی۔

سیف تو پٹ پڑی تھی مگر نیچہ کاٹ کر گیا

(معتبروں سے تو کچھ نہ بن سکا مگر ایک چھوٹے اور ادنیٰ شخص سے کام نکل گیا)

ایک بار نواب سیف اللہ خان اپنے بیٹے کے ساتھ ہاتھی پر سوار تھے۔ کسی فقیر نے ان سے بھیک مانگی نواب صاحب نے تو منہ پھیر لیا لیکن ان کے لڑکے نے اشرفی دے دی تو فقیر بولا سیف تو پٹ پڑی مگر نیچہ کاٹ کر گیا۔ تب یہ کہاوت مروج ہوگئی۔

کالی بھلی نہ سیت دونوں مار ایک ہی کھیت

(مطلب موذی سارے ایک ہی جیسے ہوتے ہیں کسی کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہئے)

کہتے ہیں کسی شخص کی دو بیویاں تھیں جن کی آپس میں شدید دشمنی تھی۔ دونوں دراصل جادوگرنیاں تھیں ایک نے خود کو کالی چیل بنایا تو دوسری نے جادو سے سفید چیل کا روپ دھار لیا۔ خاوند کو دونوں کی اصلیت معلوم ہوئی تو اس نے دونوں کا خاتمہ کر دیا جس سے یہ کہاوت بن گئی۔ (سیت معنی سفید)

کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے

(تم اکیلے ہی سیانے نہیں ہم بھی جانتے ہیں)

کہتے ہیں ایک آدمی روپوں سے بھری گٹھڑی اٹھائے پیدل جا رہا تھا۔ راستے میں ایک سوار نظر آیا۔ تو اس نے کہا بھائی ہمارا بوجھ بھی اٹھالو۔ سوار نے پوچھا گٹھڑی میں کیا ہے اس نے بتایا روپے ہیں۔ سوار بولا نہ بھئی میں یہ بوجھ نہیں اٹھاتا اور ایڑھ لگادی۔ آگے جاکر سوار کی نیت میں فتور آگیا کہ گٹھڑی لے لیتا تو اسے لے بھاگتا۔ وہ پلٹا اور پیادے سے کہا لاؤ کیا یاد کرو گے۔ تمہارا بوجھ لادلیتا ہوں۔ اتنے میں پیادے کو بھی خیال آچکا تھا کہ اگر سوار گٹھڑی لے بھاگتا تو میں کیا کرتا۔ شکر ہے اس نے انکار کر دیا۔ اس لئے جب سوار نے واپس پاس آکر گٹھڑی لادنے کی پیشکش کی۔ تو اس نے جواب دیا یہ میں خود ہی اٹھالوں گا کیونکہ ''کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے''، یوں یہ کہاوت بن گئی۔

کماویں میاں خاناں اڑاویں میاں فہیم

(کسی کی دولت کسی دوسرے کے کام آئے)

عبدالرحیم خان خاناں اکبر بادشاہ کا رتن اور وزیر تھا اور مرزا فہیم اس کا غلام۔ خان خاناں کی کل دولت اس فہیم کے سپرد تھی۔ وہ جس طرح چاہتا اسے خرچ کرتا۔ لوگ اس کے بے لگام اختیار پر کہتے ''کماویں میاں خاناں اڑاویں میاں فہیم'' یوں یہ کہاوت بن گئی۔ اگرچہ بعد میں مرزا فہیم نے نمک حلال کرتے ہوئے خان خاناں کی دولت کی حفاظت کے لئے جان دے دی تھی۔

مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب

سالانہ نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بینن

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بینن کو اپنا سالانہ اجتماع مورخہ 27 تا 29 ستمبر 2013ء پورتونوو میں منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

27 ستمبر 2013ء بروز جمعہ کا آغاز حسب روایت نماز تہجد فجر اور درس سے ہوا۔ صبح ساڑھے 6 بجے اجتماع کا پہلا سیشن تلاوت کلام پاک، نظم اور عہد خدام سے شروع ہوا جس کے بعد مکرم لقمان بصیر یوصاحب صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے افتتاحی تقریب میں اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ جس کے بعد خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ بعد دوپہر نماز جمعہ کی ادائیگی نیز کھانے کے بعد پروگرام کا آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن تھے۔ اس کے بعد فٹ بال اور پھر دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔

28 ستمبر 2013ء بروز ہفتہ نماز تہجد، فجر اور درس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے اور پھر خدام و اطفال کا مارچ پاسٹ ہوا۔ 625 خدام و اطفال نے پولیس اور سیکیورٹی کی نگرانی میں شہر کے اندر سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اس پروگرام کی شہریوں سے بھی بہت داد ملی۔

آج ہونے والے ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال کے علاوہ دوڑ سو میٹر، ڈاک دوڑ اور رسہ کشی بھی شامل تھے۔ رسہ کشی کا ایک نمائشی میچ معلّمین کا بینن کے مربیان سے بھی کروایا گیا جسے مربیان کی ٹیم نے 2:1 سے جیت لیا۔

ان مقابلہ جات کے بعد نماز مغرب و عشاء ہوئیں اور پھر جامعہ لندن سے فارغ التحصیل مربی سلسلہ مکرم اسد مجیب صاحب نے خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات کے عنوان پر تقریر کی۔

اجتماع کا تیسرا اور آخری دن بھی نماز تہجد، فجر اور درس سے شروع ہوا جس کے بعد بعض ورزشی مقابلہ جات کے فائنل ہوئے اور ایک فٹ بال کا نمائشی میچ بھی بینن کے معلمین اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے مابین ہوا۔ جس کے بعد آج کا خاص پروگرام عطیہ خون تھا۔ امسال کُل 28 بیگ خون کے دیئے گئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت، عہد اور نظم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دو ہمسایہ ممالک کے صدران خدام الاحمدیہ اور اجتماع میں شامل اُن کے نمائندگان کو باری باری سٹیج پر مدعو کیا۔ ان کے اظہار خیال کے بعد خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد محترم رانا فاروق احمد صاحب امیر بینن نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ اور پھر حسب معمول ترانے گاتے نظمیں پڑھتے اور کلمہ کا ورد کرتے ہوئے اجتماع برخواست ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 جنوری 2014ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید حسین احمد صاحب

تمام وظائف اور اذکار کا مجموعہ نماز ہے

نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کردیتی اور ذریعہ حصول قربِ الٰہی ہے

اگر آج دنیا کے حالات پر نظر کریں تو ہر طرف ایک بدامنی، بے چینی، مالی مشکلات کہیں صحت کے مسائل اور کہیں کچھ اور۔ انسان اتنا بے بس ہے کہ اس کی تمام دوڑ دھوپ ان مسائل کو حل کرنے میں گزر جاتی ہے۔ لیکن سعیٔ لاحاصل۔ آخر کیا حل ہے جو استعمال کر کے انسان آج کے اس دور میں اپنی زندگی کو مفید، بامقصد اور سب سے بڑھ کر اطمینان قلب حاصل کرسکتا ہے۔ خداتعالیٰ جو انسان کی رگ جان سے بھی قریب ہے اس نے فرمایا کہ ہر دور میں اطمینان قلب کا ذریعہ صرف میراذکر ہے اور نماز سے بڑھ کر ذکرالٰہی کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے تشریف لاکر یہ سمجھایا کہ خدا تک پہنچنے کا سہل طریق صرف نماز ہے لوگ مختلف وظائف اور شارٹ کٹس (Short-Cuts) ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ اتنی مرتبہ یہ پڑھ لو، یہ کرلو تو خدا تعالیٰ راضی ہوجائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں ''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمدالٰہی ہے استغفار ہے اور درود شریف ہے۔ تمام وظائف اور اذکار کا مجموعہ یہی نماز اور اس سے ہر قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 310، 311)

کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا
یہ آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا
تسکین دل و راحت جاں مل ہی نہ سکتی
آلام زمانہ سے اماں مل ہی نہ سکتی

(درعدن)

حضرت اقدس مسیح موعود کو مان کر آپ کی جماعت میں شامل ہوکر اسی طریق کو اختیار کرنے میں ہماری عافیت اور بھلائی ہے اور درحقیقت ہر قسم کی مشکلات کا یہی حل ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے آستانے پر سربسجود رہے، اسی سے مدد کا طالب رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے سے تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ گے تو یہ خیال غلط ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب تک تم زمین پر خدا تعالیٰ کی عبادت کو قائم نہیں کرو گے آسمان پر تم نجات یافتہ نہیں لکھے جاؤ گے۔ اس لئے زمین پر عبادتوں کو قائم کرو۔''

(خطبہ جمعہ 17 جون 1988ء، الفضل 19/اپریل 2004ء)

اب جاننا چاہئے کہ نماز کیا ہے اور کیسے ادا کی جائے کہ انسان کی ساری مشکلات اور ہموم وغم دور کردے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن وہ سرور ولذت حاصل نہیں ہوتی۔

نماز کیا ہے؟

نماز یہی ہے کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔ نماز ہر مومن پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہمیں نمازیں معاف فرمادی جائیں۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ صرف ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہئے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔

(تفسیر سورۃ البقرۃ صفحہ 51، 52)

صحابہ رسولؐ کی نمازیں

''...... یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو صحابہؓ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے اور ایسی نماز سے انہوں نے بڑے بڑے روحانی مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور اخلاص کا ہی ہے۔''

(تفسیر سورۃ البقرۃ صفحہ 46)

اسی طرز کی نمازیں ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی نمازوں کو سنوارے۔ نماز کو سنوارنے کی طرف حضرت مسیح موعود نے ہماری رہنمائی فرمائی آپ فرماتے ہیں۔ ''نماز کو ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز وگداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز وگداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز وگداز نہ ہو اسے ترک مت کرو۔ کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 589)

ایک اور طریق جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا وہ بندے اور رب کا تعلق ہے۔ نماز میں لذت اور اس کا التزام جو درحقیقت قیام نماز ہے، اس میں اس لئے جھول آجاتا ہے کہ انسان اس تعلق کی حقیقت سے غافل ہوجاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں ''نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہیں بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے۔ ...... دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو۔ جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے۔ جس کی تفصیل نہیں ہوسکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہوجائے تو اس چاشنی سے حصہ مل گیا، لیکن دو چار بھی جسے نہ ملا وہ اندھا ہے۔

من کان فی ھذہٖ اعمیٰ ......

(بنی اسرائیل: 73)

ایمان کی جڑ نماز ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان نمازوں کا جو ہم ادا کرتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کے ہاں مقبولیت بھی ہے؟ اس سوال کا حل بھی حضرت مسیح موعود نے عطا فرمایا آپ فرماتے ہیں۔

''ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہوجاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کردیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 292)

پھر اگر نفس کو مارنے اور نماز کی صحیح لذت حاصل کرنے کے لئے انسان تواتر سے نمازیں پڑھتا جارہا ہے، تو اپنی توجہ کو قائم رکھنے کا کیا علاج کرے۔ اس کا علاج بھی نماز کے اندر ہی ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ ''نماز میں سورۃ فاتحہ کی تکرار نہایت مؤثر چیز ہے۔ کیسی ہی بدذوقی و بدمزگی ہو اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہئے۔ یعنی کبھی تکرار آیت ایاك نعبد و ایاك نستعین کا اور کبھی تکرار اھدنا الصراط المستقیم کا اور سجدہ میں یا حیی یا قیوم برحمتك استغیث۔''

(الحکم 20 فروری 1898 صفحہ 9)

فرمایا فاتحہ کی سات آیتیں اسی واسطے رکھی ہیں کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ پس ہر ایک آیت گویا ایک دروازہ سے بچاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 396)

جب مومن کو اقامت صلوٰۃ کا درجہ حاصل ہوجائے گا اور لذت نماز بھی نصیب ہوجائے گی۔ تو خودبخود دعا وگریہ وزاری سے آستانۂ الٰہی پر گر جائے گا اور دعا جو عبادت کا مغز ہے وہ نصیب ہوگی۔ حضرت مسیح موعود نے نماز میں دعا خصوصاً سجدہ کی حالت میں دعا کے فلسفہ کو ہمارے لئے کھولا اور صلوٰۃ اور دعا کے فرق کو واضح فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں ''ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ الصلوٰۃُ ھی الدعاءِ الصلوٰۃُ مخُّ العبادۃِ یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب اور انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعے سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے جو انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 283)

اپنی زبان میں دعا

ہم نے اپنی جماعت کو کہا ہوا ہے کہ طوطے کی طرح مت پڑھو سوائے قرآن شریف کے جو رب جلیل کا کلام ہے اور سوائے ادعیہ ماثورہ کے جو نبی کریم ﷺ کا معمول تھیں۔ نماز بابرکت نہ ہوگی جب تک اپنی زبان میں اپنے مطالب بیان نہ کرو۔ اس لئے ہر شخص جو عربی نہیں جانتا اپنی زبان میں اپنی دعاؤں کو پیش کرے اور رکوع میں سجود میں اپنی دعاؤں کو پیش کرے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 347)

رسائی دیکھو کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
دعا جو قلب کے تحت الثریٰ سے اٹھی ہے

(کلام طاہر)

آج ہم خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گزر رہے ہیں۔ خلافت کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے قیام نماز ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کرسکے۔ ...... پس پہلے نمازوں کے لئے قیام کی کوشش کرنا ہوگی پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ حضرت مسیح موعود نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2008ء)

نماز مشکلات سے بچاتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”ہر احمدی کو اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہئے اس کے لئے اٹھاتے رہنا چاہئے، نمازوں پہ لاتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ انعامات اس وقت تک نازل فرماتا رہے گا۔ جب تک کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی عبادت کی مائل رکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے مراد وہ نماز نہیں جو عام لوگ رسم کی طرح پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے۔ جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 402)

قوم اور معاشرہ کے انتشار کا حل

موجودہ زمانے میں ہماری قوم اور ملت شدید نااتفاقی اور انتشار کا شکار ہیں۔ معاشرتی مسائل نے قوم کو گھیر رکھا ہے۔ نیز معاشی، عائلی اور مذہبی اختلافات کے باعث ہماری دینی اور دنیاوی ترقی مسدود ہو کر رہ گئی ہے۔ پس آج کے بدلتے بین الاقوامی تناظر میں ہماری ملت اور قوم کو اتفاق اور یگانگت کی اشد ضرورت ہے۔ اور نماز کے قیام سے بڑھ کر اس کا کوئی علاج نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس کی نشاندہی ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

”قرب و جوار کے لوگوں کا ہر روز پانچ مرتبہ ایک جگہ جمع ہونا اور پھر شانے سے شانہ جوڑنا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک ہی سچے معبود کے حضور میں کھڑا ہونا قومی اتفاق کی کیسی بڑی تدبیر ہے۔ ساتویں دن جمعہ آس پاس کے چھوٹے قریوں اور بستیوں کے لوگ صاف و منظف ہو کر ایک بڑی جامع بیت الذکر میں اکٹھے ہوں اور ایک عالم بلیغ تقریر (خطبہ) حمد و نعت کے بعد ضروریات قوم پر کرے۔ (حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 56)

نماز ذہنی اور جسمانی مشکلات کا بھی حل اپنے اندر رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خبردار اللہ کے ذکر سے اطمینان قلب ملتا ہے۔ انسانی ذہن تفکرات کی آماجگاہ ہے۔ کبھی معاش کی فکر۔ کبھی اولاد کی کبھی صحت کی اور کبھی یہ فکر کہ خدا کب راضی ہے۔ معاش کی فکر کے لئے صبر و قناعت ضروری ہے۔ دنیا کی حرص سے دوری ضروری ہے۔ تھوڑے مال پر گزارہ ضروری ہے اور ان تمام کے حصول کے لئے اللہ کی یاد اور عبادت کو مقدم بنانا اہمیت رکھتا ہے۔ فکر سے انسان اس وقت غنی ہو سکتا ہے جب اولاد نیک متقی اور اپنے فرائض ادا کرنے والی ہو اور ایک توازن برقرار رکھے اور کسی کا حق غصب نہ کرے۔ اور یہ خدا کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور اس کے حصول کا ذریعہ نماز ہے۔ پھر انسانی صحت کے تفکرات ہیں۔ اور صحت کا حصول بھی خدا کے فضل پہ منحصر ہے۔ تادوا مناسب وقت پر کارگر ہو جائے۔ یہ تمام تفکرات اگر خدا کی رضا کے حصول میں ممد و معاون ہو جائیں تو یہی راہ نجات ہے اور یہی مقصد انسانیت ہے اور یوں خدا خود اس مقصد کے حصول میں ہمارا رہنما بن جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا فضل جو انسان کو ہمیشہ مطلوب ہونا ضروری ہے اس فضل کو دعا اور نماز کے ذریعے حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

مرسلہ: مکرم محمد احمد بشیر صاحب

اموی خلیفہ اور پہلے مجدد

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم (کنیت: ابوحفص) خلافت بنوامیہ کے آٹھویں خلیفہ تھے اور سلیمان بن عبدالملک کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے۔ انہیں ان کی نیک سیرتی کے باعث پانچواں خلیفہ راشد بھی کہا جاتا ہے جبکہ آپ خلیفہ صالح کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

ابتدائی زندگی

آپ کی والدہ کا نام ام عاصم تھا جو عاصم بن الخطاب کی صاحبزادی تھیں گویا حضرت عمر فاروق کی پوتی ہوئیں اس لحاظ سے آپ کی رگوں میں فاروقی خون تھا۔ 61ھ/686ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مسلسل 21 برس مصر کے گورنر رہے۔ دولت و ثروت کی فراوانی تھی لہٰذا ناز و نعم کے ماحول میں آپ کی پرورش ہوئی۔ جس کا اثر خلیفہ بننے تک قائم رہا۔ وہ ایک نفیس طبع خوش پوش مگر صالح نوجوان تھے۔ عہد شباب میں اچھا سے اچھا لباس پہنتے۔ دن میں کئی پوشاک تبدیل کرتے، خوشبو کو بے حد پسند کرتے تھے۔ جس راہ سے گزر جاتے فضا مہک جاتی۔ ان ظاہری علامات کو دیکھ کر اس امر کی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی تھی جو خلیفہ بننے کے بعد ظاہر ہوئے لیکن چونکہ طبیعت بچپن ہی سے پاکیزگی اور زہد و تقویٰ کی طرف راغب تھی اس لئے یہ ظاہری اسباب و نشاط ان کو قطعاً متاثر نہ کر سکے۔ ان کا دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف سے لبریز رہا۔ پاکیزگی نفس اور تقدس آپ کی شخصیت کا ایک نہایت ہی اہم اور خصوصی وصف تھا۔

آپ کے والد نے آپ کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔ مشہور عالم اور محدث صالح بن کیسان کو آپ کا اتالیق مقرر کیا۔ اس دور کے دیگر اہل علم مثلاً حضرت انس بن مالک، سائب بن یزید اور یوسف بن عبداللہ جیسے جلیل القدر صحابہ اور تابعین کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہوئے۔ بچپن ہی میں قرآن کریم حفظ کر لیا اور قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم مکمل کر کے ایک خاص مقام حاصل کیا۔ اسی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کی شخصیت ان تمام برائیوں سے پاک تھی جن میں بیشتر بنوامیہ مبتلا تھے۔ نگرانی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار عمر نماز میں شریک نہ ہو سکے استاد نے پوچھا تو آپ نے بتایا کہ میں اس وقت بالوں کو کنگھی کر رہا تھا استاد کو یہ جواب پسند نہ آیا اور فوراً والد و والیٔ مصر کو شکایت لکھ دی وہاں سے ایک خاص آدمی انہیں سزا دینے کے لیے مدینہ آیا اور ان کے بال منڈوا دیئے اور ان کے بعد ان سے بات چیت کی۔

آپ طبعاً صالح اور نیک تھے اس کی نشان دہی ان کے استاد صالح بن کیسان، عبدالعزیز کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران ان الفاظ میں کر چکے تھے۔

”مجھے ایسے کسی آدمی کا علم نہیں، جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اس لڑکے سے زیادہ نقش ہو۔“

یہی وجہ تھی کہ خلافت سے پہلے جب کئی دیگر اعلیٰ عہدوں پر آپ کو فائز کیا گیا تو انہوں نے اپنی اس نیک نفسی اور خدا خوفی کی روش کو قائم رکھا۔ عبدالملک نے ہمیشہ ان کو دیگر اموی شہزادوں سے زیادہ پیار و محبت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور اپنے بھائی عبدالعزیز کی وفات کے بعد عبدالملک نے اپنی چہیتی بیٹی فاطمہ کی شادی عمر سے کر دی اس وجہ سے بنوامیہ میں عمر کے وقار میں مزید اضافہ ہوا۔

بطور گورنر مدینہ

707ء میں ولید بن عبدالملک کے کہنے پر آپ نے مدینہ کی گورنری اس شرط پر قبول کی کہ وہ اپنے پیش رو حکمرانوں کی طرح لوگوں پر ظلم اور زیادتی نہ کریں گے۔ ولید نے بھی اس شرط کو قبول کیا اور کہا کہ آپ حق پر عمل کیجیے گو ہم کو ایک درہم بھی وصول نہ ہو۔ جب مدینہ پہنچے تو اکابر فقہا کو جمع کر کے کہا کہ:

”میں نے آپ لوگوں کو ایک ایسے کام کیلئے طلب کیا ہے جس پر آپ لوگوں کو ثواب ملے گا اور آپ حامی حق قرار پائیں گے۔ میں آپ لوگوں کی رائے اور مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا پس آپ لوگ کسی کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں یا آپ لوگوں میں سے کسی کو میرے عامل کے ظلم کا حال معلوم ہو تو میں خدا کی قسم دلا کر کہتا ہوں کہ وہ مجھ تک اس معاملہ کو ضرور پہنچائے۔“

تمام اخلاقی خوبیوں کے باوجود طبیعت ابھی تک شاہانہ وقار اور اطوار سے برقرار رکھے ہوئے تھی۔ چنانچہ جب مدینہ آئے تو آپ کا ذاتی سامان 30 اونٹوں پر لد کر آیا۔ 707ء سے 713ء تک مدینہ کے گورنر رہے اس دوران آپ نے عدل و انصاف سے حکومت کی اور اہل حجاز کے دل جیت لیے۔ مسجد نبوی کی تعمیر آپ کے زمانہ گورنری کا شاندار کارنامہ ہے۔ 713ء میں ولید نے انہیں مدینہ کی گورنری سے علیحدہ کر دیا۔ سلیمان آپ کی شخصیت سے بے حد متاثر تھا چنانچہ اس نے وفات سے پہلے آپ کو خلافت کیلئے نامزد کر دیا۔

بارِ خلافت

718ء میں وابق کے مقام پر (جو فوج کی اجتماع گاہ تھی) سلیمان بن عبدالملک بیمار ہوا جب زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تو اپنے وزیر رجاء بن حیوہ کو بلا کر اپنے جانشین کے بارے میں رائے لی۔ سلیمان نے رجاء کے مشورہ کے مطابق عمر بن عبدالعزیز اور یزید بن عبدالملک کو علی الترتیب اپنا جانشین مقرر کر کے ایک وصیت نامہ لکھا اور مہر بند کر کے کعب بن جابر افسر پولیس کے حوالہ کیا کہ وہ اس وصیت نامہ پر بنوامیہ سے بیعت لے چنانچہ سلیمان کی زندگی ہی میں رجاء بن حیوہ نے اس پر بیعت لی لیکن چونکہ سلیمان کو بنوامیہ کی طرف سے خطرہ لاحق تھا اس لیے مرنے سے پہلے رجاء کو دوبارہ بیعت کی تاکید کی۔ اس دوران خلیفہ کی موت واقع ہوگئی رجاء کو خدشہ تھا کہ بنوامیہ آسانی سے عمر بن عبدالعزیز کی خلافت قبول نہ کریں گے اس لئے کچھ دیر کیلئے سلیمان کی موت کو چھپائے رکھا تا آنکہ وابق کی جامع مسجد میں افراد بنوامیہ کو جمع کر کے دوبارہ بیعت لی اس کے بعد وصیت نامہ کھول کر پڑھا گیا۔ جب اعلان خلافت ہو رہا تھا تو اس وقت ”اناللہ“ کی دو آوازیں بیک وقت سنی گئیں۔ ایک ہشام کے منہ سے جسے حکومت کھو جانے کا غم تھا، دوسرے عمر بن عبدالعزیز جنہیں

حکومت مل جانے کا افسوس تھا۔ ہشام نے بیعت سے انکار کیا تو رجاء نے اسے ڈانٹ دیا اور کہا اٹھو بیعت کرو وگرنہ تمہارا سر قلم کردوں گا۔ یہ کہہ کر عمر بن عبدالعزیز کو پکڑ کر منبر پر کھڑا کر دیا۔

عمر بن عبدالعزیز اس عظیم ذمہ داری کے اٹھانے سے لرزاں تھے۔ خلیفہ مقرر ہونے کے بعد آپ پر گھبراہٹ کا عالم طاری تھا آپ خود اس کے خواہشمند نہ تھے۔ ان کے نزدیک خلافت موروثی نہیں بلکہ ایک جمہوری ادارہ تھی لہٰذا سلیمان کے دفن کرنے کے بعد مسجد میں آئے، منبر پر چڑھے اور لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

''لوگو! میری خواہش اور عام مسلمانوں کی رائے لئے بغیر مجھے خلافت کی ذمہ داری میں مبتلا کیا گیا ہے اس لیے میری بیعت کا جو طوق تمہاری گردن میں ہے خود اسے اتارے دیتا ہوں، تم جسے چاہو اپنا خلیفہ بنالو۔''

یہ تقریر سن کر سب نے بلند آواز سے کہا ہم نے آپ کو اپنے لئے پسند کیا اور آپ سے راضی ہوگئے اس کے بعد آپ نے خدا اور اس کے رسول کے احکامات کے منشاء کے بیان کرنے کیلئے لوگوں سے کہا:

''اے لوگو! جس نے خدا کی اطاعت کی، اس کی اطاعت انسان پر واجب ہے جس نے خدا کی نافرمانی کی، اس کی نافرمانی لوگوں پر ضروری نہیں۔ میں اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت ضروری جانو اور اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو میری بات نہ مانو۔''

لوگوں نے ایک بار پھر آپ کی تائید کی اور اس طرح بیعت عامہ حاصل کرنے کے بعد آپ نے خلیفہ کی حیثیت سے اپنے کام کا آغاز کیا۔ خلیفہ مقرر ہونے کے بعد جب آپ عوام کے سامنے آئے تو لوگ ان کے احترام میں کھڑے ہوگئے۔ عمر نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! اگر تم ہمارے اعزاز میں کھڑے ہوگئے تو ہم بھی کھڑے ہو جایا کریں گے۔ اگر تم بیٹھو گے تو ہم بیٹھیں گے۔ لوگ خدا کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں انسانوں پر فرض کیں اور کچھ سنن قرار دیں۔ جنہوں نے ان کی پابندی کی وہ کامیاب ہوئے اور جس نے ان کا لحاظ نہ رکھا وہ تباہ ہوا۔''

اس کے بعد فرمایا:۔

''تم میں سے جو کوئی میرے پاس آئے وہ ان باتوں کا خیال رکھے۔ مجھ تک ایسی حاجت پہنچائے جس کا مجھے علم نہ ہو۔ مجھے ایسے عدل و انصاف کی طرف توجہ دلائے جو مجھ سے نہ ہوسکا ہو۔ سچائی میں میرا ساتھ دے۔ مسلمانوں کی امانت کا نگہبان اور محافظ ہو۔ میرے پاس کسی کی غیبت نہ کرے۔''

احساس فرض اور طرز زندگی میں تبدیلی

خلافت کا بار گراں اٹھاتے ہی فرض کی تکمیل کے احساس نے آپ کی زندگی بالکل بدل کر رکھ دی۔ وہی عمر جو نفاست پسندی اور خوش لباسی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، جو خوشبو کے دلدادہ تھے، جن کی چال امیرانہ آن بان کی آئینہ دار تھی، جن کا لباس فاخرانہ تھا اب سراپا عجز و نیاز تھے۔ سلیمان کی تجہیز و تکفین کے بعد پلٹے تو سواری کیلئے اعلیٰ ترین گھوڑے پیش کئے گئے مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان پر سوار ہونے سے انکار کر دیا اور کہا ''میرے لئے میرا خچر کافی ہے'' اور انہیں واپس بیت المال میں داخل کرنے کا حکم دیا۔ جب افسر پولیس نیزہ لے کر آگے آگے روانہ ہوا تو اسے ہٹا دیا اور کہا کہ ''میں بھی تمام مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان ہوں'' پھر جب سلیمان کے اثاثہ کو ورثا میں تقسیم کرنے کی تجویز کی تو آپ نے سارے سامان کو بیت المال میں داخل کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ واپسی کے وقت دستور کے مطابق خیال تھا کہ وہ قصر خلافت میں ضرور داخل ہوں گے لیکن عمر اس کے بجائے یہ کہہ کر کہ ''میرے لئے میرا خیمہ کافی ہے'' اندر داخل ہوگئے۔ آپ کی ملازمہ نے چہرہ بشرہ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ آپ پریشان ہیں۔ پوچھا تو کہا:

''یہ تشویشناک بات ہی تو ہے کہ مشرق سے مغرب میں امت محمدیہ کا کوئی فرد ایسا نہیں ہے جس کا مجھ پر حق نہ ہو اور بغیر مطالبہ و اطلاع اس کے ادا کرنا مجھ پر فرض نہ ہو۔''

اس کے بعد مسجد جاکر وہ خطبہ دیا جس کا ذکر اس سے بیشتر کیا جاچکا ہے۔

ہر وقت امت مسلمہ کے حقوق کی نگہداشت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل اور نفاذ کی فکر دامن گیر رہتی جس کی وجہ سے ہمیشہ چہرے پر پریشانی اور ملال کے آثار دکھائی دیتے۔ اپنی بیوی فاطمہ کو حکم دیا کہ تمام زر و جواہر بیت المال میں جمع کرادو ورنہ مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ وفا شعار اور نیک بیوی نے تعمیل کی۔ گھر کے کام کاج کے لئے کوئی ملازمہ مقرر نہ تھی تمام کام ان کی بیوی خود کرتیں۔ الغرض آپ کی زندگی درویشی اور فقر و استغنا کا نمونہ ہو کر رہ گئی۔ آپ کی تمام تر مساعی اور کوششیں اس امر پر لگی ہوئی تھیں کہ وہ ایک بار پھر سنت فاروقی اور عہد فاروقی کی یاد تازہ کر دیں۔ آپ اس پاکیزہ زندگی اور کارہائے نمایاں کی بدولت ہی پانچویں خلیفہ راشد قرار پائے۔ آپ نے اہل بیت کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کیا۔ ان کی ضبط کی ہوئی جائیدادیں ان کو واپس کر دی گئیں۔ حضرت علیؓ پر خطبہ جمعہ کے دوران لعن طعن کا سلسلہ ختم کر دیا۔ احیائے شریعت کے لئے کام کیا۔ بیت المال کو خلیفہ کی بجائے عوام کی ملکیت قرار دیا۔ اس میں سے تحفے تحائف اور انعامات دینے کا طریقہ موقوف کر دیا۔ ذمیوں سے حسن سلوک کی روایت اختیار کی۔ اس کے علاوہ معاشی اور سیاسی نظام میں اور بھی اصلاحات کیں۔

اہم اقدامات

آپ نے بارِ خلافت سنبھالنے کے بعد منادی کروادی کہ لوگ اپنے مال و جائیداد کے بارے میں اپنی شکایتیں پیش کر دیں جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ اسے زبردستی ہتھیا لیا گیا ہے۔

یہ کام بہت خطرناک اور نازک تھا، خود آپ کے پاس بڑی موروثی جاگیر تھی۔ بعض افراد نے آکر آپ سے کہا کہ اگر آپ نے اپنی جاگیر واپس کردی تو اولاد کی کفالت کیسے کریں گے؟ آپ نے فرمایا ان کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

آپ نے اعلان عام کروایا کہ اموی خلفاء نے جس کے مال، جاگیر یا جائیداد پر ناجائز قبضہ جما لیا ہے وہ ان کے حقداروں کو واپس کی جارہی ہیں۔ اس اعلان کے بعد جاگیروں کی دستاویزات منگوائیں آپ کے ایک ماتحت ان دستاویزات کو نکال کر پڑھتے جاتے تھے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز اسے پھاڑ پھاڑ کر پھینکتے جاتے تھے۔ آپ نے اپنی اور اہل خاندان کی ایک ایک جاگیر ان کے حقداروں کو واپس کر دی اور اس میں کسی کے ساتھ کسی قسم کی رعایت سے کام نہ لیا۔

خلیفہ بننے سے قبل حضرت عمر بن عبدالعزیز کی نفاست پسندی کا یہ حال تھا کہ نہایت بیش قیمت لباس زیب تن کرتے تھے اور تھوڑی دیر میں اسے اتار کر دوسرا قیمتی لباس پہنتے تھے۔ وہ اپنے زمانے کے سب سے خوش لباس اور جامہ زیب شخص مانے جاتے تھے لیکن عہد خلافت سنبھالتے ہی ان کی زندگی میں بڑا تغیر آگیا۔ انہوں نے گھر کا ایک ایک نگینہ بیت المال میں داخل کروادیا، خاندان کے تمام وظائف بند کر دیئے اور اپنی تمام سواریاں فروخت کر کے رقم بیت المال میں داخل کروادی۔ انہوں نے خلفاء کے ساتھ نقیبوں اور علمبرداروں کے چلنے کا سلسلہ بھی بند کروادیا۔ مسلمانوں کے دونوں اہم فرقے اہل سنت اور اہل تشیع آپ کی بے حد عزت کرتے ہیں۔

دورِ خلافت کی خصوصیت

بنو امیہ کی حکومت کے 92 سالہ دور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے ڈھائی سال تاریکی میں روشنی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کا زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح بہت ہی مختصر تھا۔ لیکن جس طرح عہد صدیقی بہت اہم زمانہ تھا اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا زمانہ بھی عالم اسلام کے لیے قیمتی زمانہ تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ حکومت کو خلافت راشدہ کے نمونے پر قائم کر کے عہد صدیقی اور عہد فاروقی کو دنیا میں پھر واپس لے آئے تھے۔

شہادت

رجب 101ھ بمطابق جنوری 720ء میں آپ بیمار پڑ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ بنوامیہ نے آپ کے ایک خادم کو ایک ہزار اشرفیاں دے کر آپ کو زہر دلوادیا تھا۔ آپ کو علالت کے دوران ہی اس کا علم ہوگیا تھا لیکن آپ نے غلام سے کوئی انتقام نہ لیا بلکہ اشرفیاں اس سے لے کر بیت المال میں داخل کروادیں اور غلام کو آزاد کر دیا۔ زہر دینے کی وجوہات میں ایک تو یہ بات شامل تھی کہ آپ خلفائے راشدین کی مانند حکومت کے امور چلاتے تھے۔ دوسرے یہ کہ ان کی وجہ سے بنوامیہ اپنی مخصوص مالی لوٹ مار نہیں کر سکے۔ کیونکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز بیت المال کو مسلمانوں کی امانت سمجھتے تھے۔ طبیعت بہت خراب ہوگئی تو آپ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ یزید بن عبدالملک کے نام وصیت لکھوائی جس میں انہیں تقویٰ کی تلقین کی۔ 25 رجب 101ھ بمطابق 10 فروری 720ء کو آپ نے اپنا سفر حیات مکمل کر لیا۔ اس وقت آپ کی عمر صرف 40 سال تھی۔ آپ کو حلب کے قریب دیر سمعان میں سپرد خاک کیا گیا جو شام میں ہے۔

کارنامے

آپ نے اپنے مختصر دور خلافت میں رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے بھی وسیع پیمانے پر اقدامات کئے۔ خلیفہ بننے سے قبل نومسلموں سے بھی جزیہ وصول کیا جاتا تھا، آپ نے اسے ظلم قرار دیتے ہوئے اس کی ممانعت کر دی۔ اس پر صرف مصر میں اتنے لوگ مسلمان ہوئے کہ جزیہ کی آمدنی گھٹ گئی اور وہاں کے حاکم نے آپ سے شکایت کی کہ آمدنی کم ہونے کی وجہ سے قرض لے کر مسلمانوں کے وظیفے ادا کرنے پڑ رہے ہیں جس پر آپ نے لکھا کہ ''جزیہ بہرحال ختم کردو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہادی بنا کر بھیجے گئے تھے، محصل بنا کر نہیں۔''

آپ نے بیت المال کی حفاظت کا نہایت سخت انتظام کیا، دفتری اخراجات میں تخفیف کر دی۔ ملک کے تمام معذورین اور شیر خوار بچوں کے لیے وظیفے مقرر کئے۔ نومسلموں پر جزیہ معاف کر دینے سے آمدنی گھٹنے کے باوجود سرکاری خزانے سے حاجت مندوں کے وظائف مقرر کئے لیکن ناجائز آمدنیوں کی روک تھام، ظلم کے سدباب اور مال کی دیانتدارانہ تقسیم کے نتیجے میں صرف ایک سال بعد یہ نوبت آگئی کہ لوگ صدقہ لے کر آتے تھے اور صدقہ لینے والے نہ ملتے تھے۔

آپ نے جگہ جگہ سرائیں بنوائیں جن میں

مسافروں کی ایک دن اور بیمار مسافروں کی دو دن میزبانی کا حکم دیا، شراب کی دکانوں کو بند کروا دیا اور حکم دیا کہ کوئی ذمی مسلمانوں کے شہروں میں شراب نہ لانے پائے۔

آپ نے اپنے دور میں علم کی اشاعت پر خصوصی توجہ دی۔ آپ نے تدریس واشاعت میں مشغول علمائے کرام کے لیے بیت المال سے بھاری وظیفے مقرر کر کے ان کو فکرِ معاش سے آزاد کر دیا۔ آپ کا سب سے بڑا تعلیمی کارنامہ احادیث نبوی کی حفاظت واشاعت ہے۔

آپ کے دور میں بڑے پیمانے پر تبلیغ اسلام کے باعث ہزاروں لوگ مسلمان ہوئے جن میں سندھ کے راجہ داہر کا بیٹا جے سنگھ بھی شامل تھا۔

پانچویں خلیفہ راشد

عمر بن عبدالعزیز کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ آپ نے زمانے کی باگ پھیر کر اس کا ناطہ ایک بار پھر خلافت راشدہ سے جوڑ دیا۔ خلیفہ مقرر ہونے کے بعد آپ نے عوام کے سامنے جا کر اپنی دست برداری کا اعلان کیا۔ اور جب تک عوام نے ان کو خلیفہ نہ چنا آپ اس ذمہ داری کو اٹھانے سے انکاری رہے۔ آپ نے ہر معاملہ میں حضرت عمر فاروقؓ کی مثال کو سامنے رکھا اور اپنے فکر و عمل سے ایک بار پھر عہد فاروقی کی یاد تازہ کر دی۔ آپ سے پہلے مختلف حکمران اسلام کے دیئے ہوئے نظام مذہب و اخلاق اور سیاست و حکومت میں طرح طرح کی رنگ آمیزیاں کر رہے تھے۔ آپ نے ان سب خرابیوں سے حکومت و معاشرہ کو پاک کرنے کی کوششیں کیں۔ ملوکیت کی امتیازی خصوصیات مٹانے کی پوری کوشش کی۔ آپ نے بیت المال کو پھر قومی امانت کا درجہ دیا۔ چھوٹے بڑے کے امتیازات، جبر و استبداد کے نشانات اور حکمرانوں کے ظلم و ستم کو ختم کر کے آپ نے خلافت راشدہ کے نقش قدم پر چل کر اسلام کا نظام عدل دوبارہ قائم کیا۔ آپ نے خلافت کی موروثی حیثیت ختم کرنے کی کوشش کی لیکن بنو امیہ کی ریشہ دوانیوں نے انہیں یہ تبدیلی لانے کی مہلت نہ دی۔ تجدید و اصلاح کے اس کارنامہ کی بدولت آپ کا زمانہ خلافت راشدہ میں شمار کیا جاتا ہے اور آپ کو پانچواں خلیفہ راشد مانا جاتا ہے۔

مراجع و مصادر

☆اجالے ماضی کے از ڈاکٹر ابو طالب انصاری
☆عمر بن عبدالعزیز از عبدالسلام ندوی
☆سیرت عمر بن عبدالعزیز از ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکم
☆تاریخ اسلام (حصہ دوم) از شاہ معین الدین احمد ندوی
☆عظیم مسلمان شخصیات (حصہ اول) از کلیم چغتائی

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

انگریزی ادیب۔ ولیم سڈنی پورٹر، اوہینری

انگریزی زبان کے لٹریچر میں ولیم سڈنی پورٹر، اوہینری (O'Henry) کا نام ان تخلیق کاروں میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے کثرت کے ساتھ نامساعد حالات میں قلم کے زور سے اپنے فن کے کرشمے دکھائے اور انگریزی ادب میں غیر معمولی اضافہ کا باعث بنتے ہوئے اپنا سکہ منوایا۔ اوہینری کو مختصر کہانیوں (Short Stories) کی تخلیق کا ملکہ حاصل تھا۔ ایسی کہانیاں جن کا اختتام غیر معمولی اور غیر متوقع ہوتا، نیز اس کی کہانیاں نیویارک میں رہنے والے عام لوگوں کی زندگیوں کے گرد گھومتی تھیں۔ اس کی کہانیوں میں یہ دو خوبیاں ایسی تھیں جنہوں نے اوہینری کو حلقۂ قارئین میں غیر معمولی طور پر مقبول کر دیا تھا۔

اوہینری شمالی کیرولینا (Carolina) امریکہ کی ایک سٹیٹ گرینز بورو (Greensboro) میں 11 ستمبر 1962ء کو پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام Algernon Sydney Porter تھا جو کہ ایک طبیب تھا۔ ابھی اوہینری کی عمر صرف تین سال تھی کہ اس کی والدہ داغ مفارقت دے گئیں اور اس نے اپنی دادی اور پھوپھی کی آغوش میں پرورش پائی۔ اسے کثرت مطالعہ کا شوق تھا، لیکن نامساعد حالات کے پیش نظر پندرہ سال کی عمر میں اسے سکول چھوڑ کر کام کرنا پڑا۔ ابتداء میں وہ ایک دکان اور پھر ایک فارم پر (جہاں جانور پالے جاتے تھے) کام کرتا رہا۔ 1882ء میں اس نے شادی کی۔

1884ء کا سال اوہینری کی آئندہ شہرت کے حصول کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اس سال اس نے The Rolling Stone کے عنوان سے ہفت روزہ مزاح تحریر کرنا شروع کیا۔ لیکن بدقسمتی یہ تھی کہ اسی سال اوہینری کثرت سے نشہ کی عادت میں ملوث ہو گیا۔ اس کا یہ ہفت روزہ شمارہ ناکام ہوا تو اس نے ایک اخبار Houstan Post میں رپورٹر اور کالم نگار کی حیثیت سے کام شروع کیا۔ 1894ء میں اوہینری ایک بینک میں بطور کلرک کام کر رہا تھا، بینک سے کچھ رقم خرد برد کرنے کے الزام کی وجہ سے وہ Honduras (مرکزی امریکہ کی ایک ہسپانوی بولنے والوں کی سٹیٹ کی طرف) فرار ہو گیا۔ اگلے سال اپنی بیوی کی وفات کے موقع پر آسٹن آیا اور 1897ء میں اسے مجرم قرار دے کر قید کر لیا گیا۔

قید کے دوران جیل میں اس نے مختصر کہانیاں (Short Stories) لکھنا شروع کیں اور ان سے جو آمد ہوتی وہ اس سے اپنی بیٹی Margret کی مالی مدد کرتا۔ اس کی پہلی کہانی بعنوان Whistling Dick's Christmas Stocking، 1899ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کی کہانیوں نے اپنے اچھوتے انداز بیان اور قابل تحسین مضامین کی بناء پر جلد ہی امریکہ میں کامیابی کے قدم چوم لیے اور وہ شہرت کی بلندیوں کو چھونے لگا۔

اوہینری کا اصل نام William Sydney Porter تھا، لیکن وہ اپنی تحریروں میں اوہینری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ 1901ء میں اس نے اپنا قلمی نام اوہینری اختیار کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نام اس نے جیل میں موجود ایک داروغہ کے نام پر رکھا تھا جس کا نام آرن ہینری (Orrin Henry) تھا، دوسری روایت یہ ہے کہ ممکنہ طور پر اس کا نیا نام ایک فرانسیسی نام Eteinne Ossian Henry کا مخفف ہو، یہ ایک فارماسسٹ تھا جسے اوہینری جیل کی فارمیسی میں ملا تھا۔ 1902ء میں اوہینری نیویارک واپس آ گیا اور 1903ء سے 1906ء تک ایک اخبار New York World کے لیے ہفت روزہ کہانیوں کا سلسلہ تخلیق کرتا رہا۔ او ہینری کا پہلا مجموعہ 1904ء میں Cabbages and Kings کے نام سے منصۂ شہود پر آیا۔ دو سال بعد اس کا دوسرا مجموعہ The Four Million شائع ہوا جس میں اس کی مشہور زمانہ کہانی The Gift of Magi اور The Furnished Room شامل تھیں۔ ہینری کی بہترین کہانی The Ransom of Red Chief، 1910ء میں اس کے ایک اور مجموعہ Whirligigs میں شائع ہوئی۔ اوہینری نے 10 مجموعے اور تقریباً 600 کہانیاں شائع کیں۔ اوہینری کی عمر کا آخری حصہ نشہ اور غربت کی وجہ سے انتہائی تکلیف سے دوچار رہا۔ 1907ء میں اس نے دوسری شادی کی جو کامیاب نہ ہو سکی۔

5 جون 1910ء کو انگریزی زبان کا یہ عظیم لکھاری نیویارک میں جگر سکڑنے کی بیماری (Cirrhosis) کے ہاتھوں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اوہینری کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے 1918ء سے ایک سالانہ ایوارڈ کا آغاز کیا گیا جس کا نام the O'Henry Memorial Awards رکھا گیا ہے۔ یہ سالانہ ایوارڈ انگریزی ادب میں بہترین کہانی کے خالق اور بہترین ادبی خدمات کرنے والی شخصیات کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ پہلی دفعہ یہ ایوارڈ 1919ء میں دیا گیا تھا اور اس کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اوہینری کی کہانیاں آج یونیورسٹیز اور کالجز کے انگریزی ادب کے نصاب میں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کہانیوں میں سے چند کا خلاصہ یہاں قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔

1-The Gift of Magi:

میجائے (Magi) انگریزی زبان میں عقلمند کے لئے استعمال ہوتا ہے اور بائیبل کے حوالے سے اس سے مراد تین لوگ ہیں جو حضرت عیسیٰؑ سے ملنے کے لیے مشرق سے آئے تھے اور ساتھ تحائف بھی لائے تھے۔ اوہینری نے اس کہانی میں ایک جوڑے یعنی میاں بیوی کا ذکر کیا ہے جو ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن بہت غریب ہیں۔ بیوی کا نام ڈیلا ہے، اس کی سب سے قیمتی ملکیت اس کے بال ہیں اور خاوند کا نام جم ہے، اس کی کل ملکیت قیمتی گھڑی ہے۔ کرسمس کے تہوار کے موقع پر دونوں کی شدید خواہش ہے کہ وہ ایک دوسرے کو تحفہ دیں لیکن مالی حالات اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ایک دوسرے کو بتائے بغیر وہ تحائف خریدتے ہیں۔ ڈیلا اپنے بال فروخت کر کے جم کی گھڑی کے لئے خوبصورت چین خریدتی ہے اور جم اپنی گھڑی بیچ کر اس کے بالوں کے لیے خوبصورت قیمتی کنگھی خریدتا ہے۔

2- The Ransom of Red Chief: اس کہانی میں دو آدمی ایک دس سالہ بچے کو تاوان کے لئے اغوا کرتے ہیں۔ لیکن وہ بچہ ایسا شرارتی ہوتا ہے کہ اغواء کاروں کو لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔ اغواء کار بچے سے تنگ آ کر اس کے والد کو دو صد پچاس ڈالر ادا کرتے ہیں کہ وہ اسے آ کر واپس لے جائے۔

3- The Cop and the Anthem: یہ کہانی نیویارک کے ایک نوجوان کے گرد گھومتی ہے جو گلیوں میں پھرتا ہے۔ وہ پوری کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح جیل چلا جائے تا سرد رات میں باہر سڑک پر نہ سونا پڑے لیکن وہ اپنے اس ہدف میں کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو پاتا۔ آخر کار وہ ایک چرچ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے جہاں اسے ایک نظم بہت متاثر کرتی ہے اور وہ اپنے اندر تبدیلی کا ارادہ کرتا ہے، اتنے میں پولیس اسے زیادہ دیر پبلک جگہ پر کھڑے ہونے کے جرم میں گرفتار کر لیتی ہے۔

یقیناً آپ مندرجہ بالا کہانیوں سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اوہینری کو جو شہرت ملی یقیناً وہ اس کا مستحق تھا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چوہدری الیکٹرک سٹور کالج روڈ ربوہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ریحان احمد ظفر صاحب جرمنی کو مورخہ 19 جنوری 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام لبینہ احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل حال دارالبرکات ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری اعجاز احمد انور صاحب جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین، نیک قسمت، باعمر اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عثمان احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ولد مکرم محمد شفیع صاحب آرائیں دارالفضل شرقی ربوہ بلڈ پریشر، شوگر اور فالج کی وجہ سے کافی بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم خالد فاروق کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم کرامت اللہ صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ بخار کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ کھا پی نہیں سکتے اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ صحت کافی کمزور ہوگئی ہے۔ احباب کرام سے والد صاحب کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مبشر احمد قریشی صاحب کارکن دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے ICU میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم جاوید ملہی صاحب دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ کا آپریشن مورخہ 9 جنوری 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ کیموتھراپی الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہورہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علاج کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ ہر مشکل، پریشانی اور پیچیدگیوں سے اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم سلیم اللہ شیخ صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ضیاء نعمان شیخ صاحب کی شادی مکرمہ میمونہ سیدہ صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد بخاری صاحب کے ساتھ مورخہ 20 دسمبر 2013ء کو الرفیع بینکوئٹ ہال ربوہ میں ہوئی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم فاتح محمد بسراء صاحب نے دعا کروائی۔ دعوت ولیمہ مورخہ 22 دسمبر 2013ء کو گوندل بینکوئٹ ہال ربوہ میں کی گئی۔ اس موقع پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالباسط قمر صاحب ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش قادیان مورخہ 18 نومبر 2013ء کو بعمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد دوپہر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 نومبر کو بیت فضل لندن میں بعد نماز ظہر وعصر مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ 1928ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار چک 35 جنوبی ضلع سرگودھا کی بیٹی تھیں۔ 1943ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ 1951ء میں درویشان قادیان کی گیارہ فیملیز کو قادیان بھجوانے کا انتظام ہوا تو اُس میں آپ کا نام بھی شامل تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم ڈاکٹر عبدالرشید بدر صاحب سرجن نور ہسپتال قادیان، خاکسار، پانچ بیٹیاں مکرمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ارشد رانا صاحب کینیڈا، مکرمہ سلیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد فاروقی صاحب لندن، مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب واقف زندگی قادیان، مکرمہ ظہیرہ بدر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شوکت امین صاحب امریکہ اور مکرمہ امۃ الباری قمر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کراچی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ملازمت کے مواقع

منسٹری آف ڈیفنس میں ڈپٹی ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، سب ڈویژنل آفیسر، ٹیکنیشن، انجینئرز، ڈرافٹسمین، الیکٹریشن اور سپیشل سٹاف کی ضرورت ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.nts.org.pk

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بورڈ آف ریونیو، لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کردیا ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

ایک Upcoming پٹرولیم ریفائنری پروجیکٹ کیلئے مینیجر اکاؤنٹس، مینیجر ہیومن ریسورس، اکاؤنٹس/آڈٹ ایگزیکٹو، سینئر ایگزیکٹو سٹورز اینڈ ویئر ہاؤس، نیٹ ورک ایگزیکٹو اور کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔

گوجرانوالہ فوڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کو ایریا سیلز مینیجر، سیلز آفیسر اور سیلز ریپ کی ضرورت ہے۔

چین ون کو پاکستان کے مختلف شہروں کیلئے سٹور مینیجر، ویژول مرچنڈائزر، انٹیریئر ڈیزائنر، مینجمنٹ ٹرینی آفیسرز، کیشیئر، سیلز ایگزیکٹو، فرنیچر ڈیزائنر، مارکیٹنگ مینیجر، پروڈکٹ مینیجر اور اسسٹنٹ مینیجرز کی خالی آسامیوں کیلئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 26 جنوری 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

(مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر اہتمام مورخہ 21 جنوری 2014ء کو بعد نماز عصر دفتر انصاراللہ مقامی کے ہال میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے کی۔ تلاوت قرآن کے بعد مکرم ساجد احمد صاحب بٹر نے دعا اور سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم زعیم صاحب اعلیٰ نے مقرر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ ساڑھے پانچ بجے دعا کے ساتھ یہ مبارک اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجلاس میں 212 دوستوں نے شمولیت کی۔ دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ وجیہہ بشریٰ صاحبہ
ترکہ مکرم عبدالحمید صاحب)

مکرمہ وجیہہ بشریٰ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم عبدالحمید صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 20 بلاک نمبر 22 دارالیمن برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسارہ کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ سیدہ امۃ اللہ فہمیدہ بیگم صاحبہ۔ بیوہ
(2) مکرمہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ۔ بیٹی
(3) مکرم عبدالرؤف نیر صاحب۔ بیٹا
(4) مکرم بشیر الشمس صاحب۔ بیٹا
(5) مکرم شمشاد احمد عدن صاحب۔ بیٹا
(6) مکرم مبارک احمد تقویٰ صاحب۔ بیٹا
(7) مکرم طارق احمد قمر صاحب۔ بیٹا
(8) مکرمہ قیصرہ عدن صاحبہ۔ بیٹی
(9) مکرمہ وجیہہ بشریٰ صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

گائے لوڈشیڈنگ کا سبب بن گئی

پاکستان میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کی متعدد وجوہات ہیں مگر ہم پاکستانی اکیلے نہیں جو اس مسئلے سے پریشان ہیں بلکہ برطانوی ریاست ویلز کے عوام بھی ہر روز وقفے وقفے سے بجلی جانے سے پریشان ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں ہر روز کئی بار بجلی چند سیکنڈز کے لئے جاتی ہے اور پھر واپس آ جاتی ہے۔ کئی سالوں سے منتظمین اس کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر بظاہر اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی تاہم اب انجینئرز کی ایک ٹیم نے اس کی وجہ معلوم کر لی ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ علاقے میں موجود گائیں اکثر خارش کرنے کے لئے بجلی کے کھمبوں کا استعمال کرتی ہیں اور جب وہ کھمبوں سے اپنا جسم رگڑتی ہیں تو بجلی کی ترسیل میں کچھ دیر کیلئے تعطل آ جاتا ہے۔ انتظامیہ نے اس انکشاف کے بعد کھمبوں کے گرد باڑ لگانے کا ارادہ کیا ہے۔ (روزنامہ دنیا 19/اگست 2013ء)

دس ہزار سال پرانی چٹان دریافت

امریکہ میں کم از کم دس ہزار سال پرانی ایک ایسی چٹان دریافت ہوئی ہے جس پر نقاشی کی گئی ہے۔ نیواڈا سے دریافت ہونے والی اس چٹان پر موجود نقاشی کو امریکہ سے دریافت ہونے والی سب سے قدیم نقاشی تصور کیا جا رہا ہے۔ یہ چٹان ایک جھیل کے قریب سے دریافت ہوئی ہے اور اس پر موجود نقاشی کچھ عرصہ قبل اوریگون میں دریافت ہونے والی نقاشی سے ملتی ہے جو لگ بھگ 7600 سال پرانی ہے۔ اس نقاشی میں جیومیٹریکل اشکال بنائی گئی ہیں اور سائنسدان ابھی یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ اس نقاشی کا کیا مطلب ہے تاہم ابتدائی خیال کے مطابق ہزاروں سال پہلے لوگ فنکارانہ صلاحیتوں کے اظہار کیلئے ایسی نقاشی کیا کرتے تھے۔ (روزنامہ دنیا 19/اگست 2013ء)

جاسوس کوڑے دان

ذرائع کے مطابق جاسوس کوڑے دان ایک ٹیکنالوجی فرم نے اپنی تشہیر کیلئے لندن میں نصب کئے ہیں، جن پر ایک ٹیبلٹ نصب ہے۔ وائی فائی کا استعمال کرتے ہوئے یہ جدید کوڑے دان کسی بھی شخص کے فون کا ڈیٹا حاصل کر سکتے ہیں۔ کال ریکارڈ کرنے، تصاویر اور پیغامات چرانے کے علاوہ یہ کوڑے دان اس بات کا پتہ لگا سکتے ہیں کہ چرائے جانے والے ڈیٹا کا اصل مالک کہاں کہاں سے ہو کر آیا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس کے تیار کردہ کوڑے دانوں سے لوگوں کے شوق کے بارے میں بھی جانا جا سکتا ہے۔ (روزنامہ دنیا 19/اگست 2013ء)

زلزلے کے اثرات کا جائزہ لینے کیلئے عمارت زمین بوس

واشنگٹن، زلزلے سے عمارتوں کو محفوظ رکھنے کیلئے ممکنہ اقدامات کے سلسلے میں امریکی سائنسدانوں نے 13 منزلہ عمارت گرا دی۔ ماہرین کے مطابق 12 ہزار 500 ٹن وزنی عمارت کو گرانے کا مقصد زلزلے کے دوران زمین پر ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا تھا اور اس تجربے میں یہ بات سامنے آئی کہ 13 منزلہ عمارت کے زمین پر گرنے کا اثر ویسا ہی ہوتا ہے جیسا 2.0 کی شدت کے زلزلے کا زمین پر پڑتا ہے۔ سائنسدانوں نے اس عمارت کے گرد ایک میل کے رقبہ پر 600 سیسکو گرافس نصب کئے تھے۔ عمارت کے گرنے کے دوران زمین کی حرکات بھی نوٹ کی گئیں۔

(روزنامہ دنیا 19/اگست 2013ء)

درخواست دعا

مکرمہ درثمین طاہر صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن اہلیہ مکرم محمد محمود صاحب طاہر مربی سلسلہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد محترم رشید احمد صابر صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جماعت احمدیہ امریکہ ابن حضرت میاں روشن دین صاحب زرگر رفیق حضرت مسیح موعود گزشتہ چند سال سے بیمار ہیں اور آجکل بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے۔ ڈاکٹرز نے ریڈی ایشن تجویز کی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔فروری

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:46

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 فروری 2014ء

2:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
3:45 am	سوال وجواب
6:00 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ نیوزی لینڈ
4:25 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اپریل 2008ء
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضور انور کا دورہ نیوزی لینڈ

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434-6211434

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ
0300-8135217,0333-6706639
0333-8217034

"داخلہ نرسری کلاسز 2014ء"
الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16 فروری 2014ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔
داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی
6214434,6211637

ایک کنال پلاٹ برائے فروخت
دارالبرکات ربوہ ایک کنال پلاٹ برلب سڑک بالمقابل جامعہ احمدیہ برائے فروخت
ڈیلر حضرات سے معذرت
رابطہ لندن: 0044-7445957691
0044-7960738630

داخلہ برائے 6th، 9th کلاس 15-2014
کلاس 5th اور 8th کے سالانہ امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے اگلی کلاسز میں داخلہ کیلئے یکم مارچ تا 26 مارچ 2014ء فری کوچنگ کلاسز ہوں گی۔ 27 مارچ کو ان کلاسز کا ٹیسٹ ہوگا۔ صرف کامیاب طلبہ کو داخلہ ملے گا۔ مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں۔
پرنسپل سٹی پبلک سکول
Ph:0476214399 دارالصدر جنوبی ربوہ

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جرمنی + بیلجیئم + ہالینڈ + سویڈن + امریکہ + کینیڈا + آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر حیرت انگیز کمی
72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت بھی ہے
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
فیصل آباد + راولپنڈی + اسلام آباد سے پارسل پک کرنے سہولت موجود ہے۔
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گولبازار نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ فون: 047-6214955
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

FR-10

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
(مرحوم) حکیم عبدالحمید اعوان
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسٹاف روڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com
خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء